۱۵
انبوہِ جوانانِ وطن جب نظر آیا
ٹکڑے ہوا دل یاد جو لختِ جگر آیا
دل بانو کا اکبرؑ کے تصور میں بھر آیا
بے ساختہ یہ حرف لبِ پاک پہ آیا

بیٹے کی جدائی میں مجھے صبر نہیں ہے
یثرب کے جوانو مرا اکبرؑ بھی کہیں ہے

۱۶
ماں باپ کو دکھلائے خدا بیاہ تمہارا
جب بیاہ کے قابل ہوا دنیا سے سدھارا
ہمجولی تمہارا تو پُر ارمان گیا مارا
ہے ہے مرا یوسفؑ مرا جانی مرا پیارا

بزمِ غمِ اکبرؑ کی جو بنیاد کروں گی
ہمجولی کے ماتم میں تمہیں یاد کروں گی

۱۷
صغراؑ نے سنی مادرِ بیکس کی جو زاری
اے والدۂ ماجدہ تسلیم ہماری
دوڑی گئیں محمل کے قریں اور یہ پکاری
اصغرؑ کو دکھا دو مجھے منگواؤ سواری

کہدو کہ تمنا ترے ملنے کی بڑی ہے
بیمار بہن ہاتھوں کو پھیلائے کھڑی ہے

۱۸
ناگاہ نظر جا پڑی گہوارہ کے اوپر
بھیّا علی اصغرؑ علی اصغرؑ علی اصغرؑ
جھولے پہ گری اور یہ چلائی وہ رو کر
بانوؑ نے کہا سوتے ہیں وہ قبر کے اندر

پانی کے لئے ماں سے وہ روٹھیں ہیں دہائی
بستی میں شہیدوں کے وہ سوتے ہیں دہائی

مرثیہ نمبر ۹۰/۱۲

۱
جد کے روضہ پہ اسیرانِ ستم آتے ہیں
فاقہ کش اہلِ عزا کشتۂ غم آتے ہیں
ہر طرف غل ہے کہ پابند الم آتے ہیں
گھر لٹا کر شہ بیکس کے حرم آتے ہیں

یوں سفر میں نہ عزیزوں سے چھٹیگا کوئی
یوں جہاں میں نہ لٹا ہے نہ لٹے گا کوئی

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۲
کوئی کہتی ہے کہ ہے ہے مرا پیارا نہ رہا
دل کی تسکین ضعیفی کا سہارا نہ رہا
کوئی کہتی ہے مرا راج دلارا نہ رہا
ہم کسی کے نہ رہے کوئی ہمارا نہ رہا

کوئی کہتی ہے کہ سو طرح کے غم کھاؤنگی
اب میں اس شہر میں پیارو موئی کہلاؤنگی

۳
وہاں مدینہ میں کسی نے یہ خبر پہنچائی
کوئی چلایا بہت پاس سواری آئی
روضۂ جد پہ اب آئے ہیں حسنؑ کے بھائی
یہ خبر سنتے ہی شاداں ہوئے سب شیدائی

سب نے خوش ہو کے کہا صاحب تطہیر پھرے
یا خدا شکر ترا حضرت شبیرؑ پھرے

۴
نوجوانوں کو یہ شادی تھی کہ اکبرؑ آئے
غل یہ لڑکوں میں ہوا دلبر جعفرؑ آئے
کوئی کہتا تھا کہ عباسِ دلاور آئے
بچے ہنس ہنس کے پکارے علی اصغرؑ آئے

شور تھا جانِ شہ بدر و حنین آتے ہیں
پیشوائی کو چلو آج حسینؑ آتے ہیں

۵
یہ خبر شہر کے ہر گھر میں جو مشہور ہوئی
ہجر کا داغ جدائی کی بلا دور ہوئی
دخترِ شاہ بھی شاداں ہوئی مسرور ہوئی
تپ جو ہر وقت جلاتی تھی وہ کافور ہوئی

ہنس کے دادی سے کہا نوشہ والا آئے
سب مرض دور ہوے میرے مسیحا آئے

۶
شکر ہے جانِ علیؑ سبطِ پیمبرؐ آئے
میرے عباسؑ چچا آپ کے دلبر آئے
لو سفر سے میرے بھیا علی اکبرؑ آئے
میرے عاشق میرے پیارے علی اصغرؑ آئے

ننھے بھائی میرے شیدا ہیں یہ سب جانتے ہیں
دیکھوں اب بھی علی اصغرؑ مجھے پہچانتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

۷
کوئی صغراؑ سے یہ بولی کہ نہ اب دیر لگاؤ
بی بی اب اٹھ کے ذرا گھر میں نیا فرش بچھاؤ
ہم بھی خدمت کیلئے آئے ہیں کچھ کام بتاؤ
آبداروں سے کہو آبِ خنک جلدی لاؤ

تشنہ لب احمدؐ مرسل کے نواسے ہوں گے
دور سے دھوپ میں سب آئے ہیں پیاسے ہونگے

۸
اس طرف فاطمہؑ کے گھر یہ خوشی ہے پیہم
اُس طرف عابدِ مضطر ہیں اسیرِ غم و ہم
دست بستہ وہ حضوری میں بشیرِ حذلم
آپ کا رو کے یہ ارشاد کہ اے اہلِ ہمم

سب کے دل پر غمِ سرور کا اثر پہنچا دو
میرے آنے کی مدینہ میں خبر پہنچا دو

۹
اُس خدا دوست نے جس وقت یہ ارشاد سنا
نوحہ گر خاک بسر مسجدِ احمدؐ میں گیا
دی صدا اہلِ مدینہ کو بصد آہ و بکا
تم جہاں رہتے ہو یہ شہرِ پُر انوار لٹا

دشتِ غربت میں امامِ ازلی قتل ہوئے
خاک اُڑاؤ کہ حسین ابنِ علی قتل ہوئے

۱۰
بن میں لٹ کر حرمِ شاہِ ہدا آئے ہیں
قید سے چھٹ کے اسیرانِ بلا آئے ہیں
سر پہ وارث جو نہیں محوِ بکا آئے ہیں
آل کو لے کے فقط زین العباد آئے ہیں

یادِ ماضی نے بہت دل کو جو تڑپایا ہے
شہر سے دور قیام اس لئے فرمایا ہے

۱۱
غل اٹھا ہائے ہدایت کا یہ انجام ہوا
نذرِ شمشیرِ جفا ہادیِ اسلام ہوا
ہر طرف شہر میں مظلوم کا غم عام ہوا
خانۂ فاطمہ صغرا میں تو کہرام ہوا

کہتی تھی کیا یہ خبر آہ زبانی آئی
ہائے بابا کے عوض گھر پہ سنانی آئی

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۲
مجھکو ماں بہنوں سے پھپھیوں سے ملاؤ لوگو
مجھ سے روٹھے ہیں ذرا چل کے ملاؤ لوگو
بھیّا عابدؑ کی مجھے شکل دکھاؤ لوگو
میں بھی چلتی ہوں وہیں راہ بتاؤ لوگو

ہائے کس بات پہ بیمار سے منہ موڑ لیا
کیا خطا مجھ سے ہوئی جس سے یہ گھر چھوڑ دیا

۱۳
بیبیاں بولیں کہ تم گھر سے نہ جاؤ صغراؑ
اپنے عمو حنفیہ کو بلاؤ صغراؑ
اپنی دادی کے چلن کو نہ بھلاؤ صغراؑ
ہم فدا ٹھیک خبر ان سے منگاؤ صغراؑ

ناگہاں خود وہ سوئے عابدؑ خوش ذات چلے
خاک اڑاتے ہوئے سب اہل حرم سات چلے

۱۴
دیر تک رو کے محمدؑ نے یہ عابدؑ سے کہا
ایک تو مرگ پدر دوسرے کنبہ سے جدا
فاطمہؑ بیٹی کے مر جائے گی اے زین العبا
یہی بہتر ہے کہ اب گھر کو چلو بہر خدا

سر جھکا کر یہ کہا بنت علیؑ سے کہئے
مجھ کو کیا عذر ہے پر آپ پھوپی سے کہئے

۱۵
رو کے وہ بولیں کہ کس طرح سے گھر جاؤں میں
اس پہ یہ قہر کہ لاشہ بھی نہ دفناؤں میں
بھائی کو کھو کے عزیزوں سے نہ شرماؤں میں
گھر کے جو زینت تھے اب ان کو کہاں پاؤں میں

اب تو میں گھر کی طرف رخ نہ کروں گی بھیّا
میں اسی دشت میں رو رو کے مروں گی بھیّا

۱۶
سن کے یہ دشت سے مغموم و دل افگار چلے
محملوں میں شہ مظلوم کے زوار چلے
خیمے اونٹوں پہ لدے شہ کے عزادار چلے
سوئے روضہ حرم احمدؑ مختار چلے

ہم وطن دل پہ شہیدوں کے الم لے کے چلے
آگے سجادؑ سیاہ ایک علم لے کے چلے

۱۷
ناگہاں شور ہوا باپ کی شیدا آئی
لو وہ روتی ہوئی ہم صورتِ زہراؑ آئی
محوِ ماتم وہ مریضِ شہِ والا آئی
بیبیو حشر ہوا فاطمہ صغراؑ آئی

پاس آکر نہ ماں سے نہ چچی سے لپٹی
دوڑ کر قبرِ پیمبرؐ پہ پھوپی سے لپٹی

۱۸
رو کے زینبؑ نے کہا ہائے لٹا گھر بی بی
مر گئے اکبرؑ و عباسؑ دلاور بی بی
ذبح مقتل میں ہوئے سبطِ پیمبرؐ بی بی
تیر کھا کر ہوئے بسمل علی اصغرؑ بی بی

ٹو
قید خانے میں فلک نے یہ جفا کی صغراؑ
سیلیاں کھا کے سکینہؑ نے قضا کی صغراؑ
ہائے

۱۹
ناگہاں رو کے یہ فضہؑ نے خبر دی آکر
یہ سخن سنتے ہی زینبؑ نے کہا پیٹ کے سر
بیبیو آتے ہیں اب بنتِ علیؑ کے شوہر
جلد آجاؤ مرے عونؑ و محمدؑ ہو کدھر

ٹو
فرطِ غربت سے عجب حال ہے میرا بچو
تم کو پوچھیں تو کہوں ان سے کہوں کیا بچو

۲۰
اتنے میں شوہرِ زینبؑ بہ دلِ زار آئے
شہ کی فرقت میں جو مغموم و دل افگار آئے
محوِ غم لختِ دلِ جعفرِ طیارؑ آئے
سر کو نہوڑائے ہوئے جانبِ بیمار آئے

ٹو
بڑھ کے شبیرؑ بھی نازوں کے پلے سے لپٹے
ہائے سجادؑ کہا اور گلے سے لپٹے

۲۱
رو کے بولے مرے فرزند میں تم پر قرباں
رو کے عابدؑ نے کہا ہائے مرے عمو جاں
حیف مارے گئے غربت میں امامِ دو جہاں
آپ کا گھر بھی لٹا ہو گئے بچے قرباں

آہ بھر کر کہا غم ان کا نہ کھاؤ بیٹا
میں فدا ان کے لئے دل نہ کڑھاؤ بیٹا

؎ یہاں ختم کر سکتے ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۲۲
اُن کے پرُسے کی مری جان ضرورت کیا ہے
یہ بتلاؤ مگر تم کو اذیت کیسی ہے
میں بھی قربان ہوں بچوں کی حقیقت کیا ہے
کسی پہلو تمہیں راحت نہیں کلفت کیا ہے

ہو
غم تمہارا دل بیتاب کو تڑپاتا ہے
پشت پر ہاتھ ہر اک بار یہ کیوں جاتا ہے

۲۳
پشت دیکھی تو کہا ہائے یہ کیا اے سجادؑ
یہ تن زار یہ دُرّوں کی جفا اے سجادؑ
یہ مرض اور یہ صدمے یہ بلا اے سجادؑ
تم نے کیا صبر کیا ہے بخدا اے سجادؑ

ہو
عرض کی اور بھی اک زخم عیاں ہے عموّ
طوق آہن کا گلے میں بھی نشاں ہے عموّ

۲۴
وہ گلا چوم کے بولے کہ میں قرباں سجادؑ
یہ کڑی جھیل نہ سکتے شہ مرداں سجادؑ
فخر یوسفؑ و وقار مہ کنعاں سجادؑ
مگر اک فکر غضب کی ہے مری جاں سجادؑ

ہو
گرچہ گھر لٹ گیا کس کس کی شہادت ہوئی
پر نبی زادیوں کی کوئی بھی ذلت نہ ہوئی

۲۵
رو کے چلائے کہ جب شاہ پہ تلوار پھری
ننگے سر آلِ پیمبرؐ سر بازار پھری
ہائے ہم سے نظر چرخ ستمگار پھری
بال بکھرائے ہوئے زینبؑ ناچار پھری

مرثیہ
یہ غضب سن کے نہ سنبھلا گیا تھرّا کے گرے
شوہر بنتِ علیؑ خاک پہ غش کھا کے گرے
نمبر ۹۱/۱۲

۱
تنہا شب فرقت میں بکا کرتی تھی صغراؑ
جینے کی نہ صحت کی دعا کرتی تھی صغراؑ
دن آمد اکبرؑ کے گنا کرتی تھی صغراؑ
زہراؑ کی لحد سے یہ کہا کرتی تھی صغراؑ

بیمار کو بیکس کو مسیحا سے ملا دو
صدقے گئی دادی مجھے بابا سے ملا دو

Presented by www.ziaraat.com